ظہیرالدین نقشبندی

صاحبِ حُسن وجمال اور صاحبِ فضل وکمال

کیا سناؤں کیا بتاؤں رنج و غم کی داستاں
چھپ گیا زیر زمیں اسلام کا اک شہسوار

پیکر صدق و صفا اور معدن مہرو وفا
مجلس احرار دیں کا سب سے بڑھ کر شاہکار

خوبصورت نیک سیرت خوش جمال و خوش مزاج
غازی و نیک وولی کوہ شجاعت باوقار

صاحبِ صبر و تحمل، بردوبار و دین دار
عاجزوں بیکس، یتیموں، مفلسوں کا غمگسار

صاحبِ حسن و جمال اور صاحب فضل و کمال
ان کی صفتوں خوبیوں کا ہو نہیں سکتا شمار

وہ بخاری گوہر نایاب تھا حق کی قسم
اور تھا وہ گلشن اسلام کی تازہ بہار

وہ شرافت اور نجابت میں تھا خود اپنی مثال
قادر مطلق نے بخشے تھے فضائل بے شمار

کیا کروں میں خوبیاں مرد مجاہد کی بیاں
جس نے ساری زندگی اسلام پر کر دی نثار

حُبِ دنیا حُبِ زر سے ان کا سینہ پاک تھا
ان کا مقصد خدمت اسلام تھا لیل و نہار

سر سے لیکر پاؤں تک اسلام کی تصویر تھا
کھینچ لیتا تھا دلوں کو دین کا وہ شہسوار

ان کو بخشا تھا خدا نے اس قدر حُسنِ بیاں
سنگدل روتے تھے اکثر ہم نے دیکھے زار زار

حافظ قرآن نمازی مونس و غمخوار قوم
کیا فصاحت کیا بلاغت ان پہ تھی یارو نثار

انکے دل میں خالق و مالک کا بس اک خوف تھا
انکی نظروں میں خس و خاشاک تھے سب تاجدار

سرور کونین کی طاعت میں وہ سرشار تھا
خاتم مرسل کی الفت میں وہ ہر دم بیقرار

مصطفےٰ کے عشق سے دل سینہ پر انوار تھا
انکی فطرت میں تواضع و عجزو حلم و انکسار

ہر رگ و ریشہ میں ان کے جذبہ اسلام تھا
ایسا مشکل سے ملے گا دین کا خدمت گزار

زندگی ان کی کٹی کچھ ریل میں کچھ جیل میں
انکی پونجی ان کا سرمایہ یہی ہے یادگار

فقر و فاقہ تو ملا تھا ان کو ورثہ میں عزیز
کوئی مشکل سے ملے گا ان کا ہمسر نامدار

سادگی تو ان کے جسم و جان پر قربان تھی
حق پرستی فاقہ مستی بس یہی ان کا شعار

وہ صحیح معنوں میں تھا اسلام کا ماہر طبیب
قوم و ملت، دین کا ہمدرد حامی پاسدار

کیا اسیری کیا فقیری انکے دل کی تھی غذا
بس یہی دنیا میں تھا ان کا عزیز و روزگار

پرچم ختم نبوت کو وہ لہراتا رہا   کوہ استقلال تھا غازی مجاہد بردبار

انکو بخشا تھا خدا نے اس قدر محکم یقیں   دین کے دشمن نظر آتے انہیں مثل غبار

بغض و بخل و کبر و کینہ سے وہ بالکل پاک تھا   ان کی پیشانی پہ بل دیکھا کبھی نہ ایک بار

سر سے لیکر پاؤں تک وہ ہر صفت موصوف تھا   وہ بخاری تھا بزرگان سلف کی یاد گار

فرد واحد تھا مگر تھی انجمن کی انجمن   گویا سمجھو فوج کولایا ہوا تھا درکنار

ساری دنیا میں ہمیں دکھلاؤ تو ایسا خطیب   نوجواں جادوبیاں، شیریں زباں، پرہیز گار

جب سر منبر کھڑا ہوتا وہ دنیا کا خطیب   حد سے بڑھ جاتا تھا سب کا شوق و ذوق و انتظار

جب پڑھا کرتا تھا منبر پر وہ قرآن عزیز   دم بخود مدہوش ہو جاتی تھی مجلس بے قرار

دیکھنے والوں کو پھر تو یونہی آتا تھا نظر   ہو رہا ہے آج ہی نازل کلام کردگار

پاک فطرت نیک طینت نیک خصلت خوش مقال   طور و اطوار و طریقہ سب کا سب ہی شاندار

خندہ پیشانی سروقد دین کا اک پہلواں   کانپتے تھے انکی صورت، دیکھ کر سب اہلکار

قوم کے محبوب تھے مقبول ومنظور خدا   انکی حق گوئی وبیباکی ہے سب پر آشکار

اب نہیں امید کوئی جو ملے ایسا خطیب   گرچہ عالم اور واعظ پاؤ گے تم بے شمار

روندتا تھا دشمنوں کی فوج کو مردجواں   آج تک دیکھا نہیں ہم نے کوئی ایسا سوار

خاک سمجھے گا بخاری کا عزیزو! وہ مقام   چڑھ گیا ہو جس کو کفر و شرک و بدعت کا بخار

مالِ دنیا شان و شوکت کچھ نہیں میرے عزیز   عمل صالح، زہد و تقوی پر ہے بخشش کا مدار

باغیوں کا مال و دولت دیکھ کر نہ بھولنا   کافروں کے واسطے دنیا ہے جنت کی بہار

دین اور ایمان جیسی کوئی بھی دولت نہیں   کوٹھیاں بنگلے نہیں ہیں کوئی جائے افتخار

شاہ بخاری خدمتِ اسلام پوری کر گیا   حشر میں بدلہ ملے گا نیکیوں کا بے شمار

قومِ افرنگی سے آخر دم رہا سینہ سپر   چھوڑ کر جانا پڑا ان کو یہاں سے زینہار

گورے گورے رنگ والوں کے وہ آگے ڈٹ گیا   چھوڑ کر وہ بھاگ نکلے ہند کی تازہ بہار

رات دن جو انکے دشمن درپئے آزار تھے   ہو گئے وہ خود ہی آخر قعر ذلت کا شکار

سوچتے رہتے تھے جو تدبیر انکے قتل کی   ان کو اپنانی پڑی پھر ایک دن راہ فرار

ڈٹ گیا دشمن کے آگے دین کا غازی عزیز　　مسئلہ ختم نبوت میں رہے وہ استوار
دشمنان دین سے غازی نے بازی جیت لی　　سو گئے مقصود میں اپنے وہ آخر کامگار
اس مجاہد کا سنو اس قوم پر احسان ہے　　جس نے شیرازہ فرنگی کا کیا ہے تار تار
کم بہت ہوتے ہیں پیدا نامور ایسے خطیب　　اس لئے روتی ہے دنیا آج ان کو زار و زار
موت کے پنجے سے کوئی آج تک چھوٹا نہیں　　انبیا، نہ اولیا، نہ مالدار و خاکسار
"کلّ نفس ذائقۃ الموت" ہے فرمانِ حق　　سب کے سر پر موت کا ڈنکا ہے بجتا ایکبار
تخت شاہی جن کا اڑتا تھا ہوا کے دوش پر　　ان کو بھی جانا پڑا دنیا سے تنہا ایک بار
چل دیے دارِ فنا سے بادشاہان جہاں　　قبر پر اب حسرتیں روتی ہیں ان کو زار و زار
کوٹھیاں بنگلے یہیں پر سب کے سب رہ جائیں گے　　اونچے اونچے خاک پر دیکھیں گے نیچا ایک بار
تاج والے راج والے خاک میں مل جائیں گے　　جوڑ سارے ٹوٹ جائیں گے عزیز و ایک بار
موت کہتی ہے نہ اترا زور پر تو اس قدر　　پیس ڈالوں گی میں تیراز ورسارا ایک بار
"موتِ عالِم موتِ عالَم" ہے یہ فرمان رسول　　ساز ہستی کر دیا ہے موت نے اب تار تار
چل بسا سوئے عدم وہ چھوڑ کر ہم کو یتیم　　اب نہیں امید کوئی آئے گلشن میں بہار
شاہ بخاری دین حق کا تھا وہ اک زندہ نشان　　ان کی حق گوئی کے نغمے گا رہا ہوں بار بار
شاہ بخاری مئے وحدت کے نشے سے مست تھا　　مصطفےٰ کے عشق سے رہتا تھا ہر دم مستوار
یا الٰہی قوم کو فتنوں سے تو محفوظ رکھ　　کیونکہ حالات زمانہ اب نہیں ہیں سازگار
یا الٰہی شاہ بخاری پر ہو رحمت کا نزول　　ماننے والوں کو ان کے طور پہ رکھ برقرار
مانگتا ہوں ہاتھ پھیلا کر خدا سے یہ دعا　　ان کی تربت پہ ہو سایہ رحمتِ پروردگار
ان کے فرزند و عیال اور جسقدر احباب ہیں　　یا الٰہی بخش دینا سب کے سب روزِ شمار
یا الٰہی بیکسوں پر کیجئے نظرِ کرم　　حشر کے میدان میں کرنا نہ ہم کو شرمسار
یا الٰہی مومنوں کی دستگیری کیجئے　　ہر بشر اسلام کا غازی بنے خدمت گزار

ان کی جرأت اور قناعت کے ہیں سب قائل ظہیر
قوم کے چھوٹے بڑے سب مردوزن ہیں اشکبار